محمد یوسف شاہ حقانی
مدرسہ فیض القرآن موضع ہارون تحصیل حضرو ضلع اٹک

میرے مشفق استاد ومربی

بندہ کی دارالعلوم حقانیہ سے فراغت 1964ء میں ہوئی دارالعلوم حقانیہ سے فارغ التحصیل اور شوریٰ کا ممبر ہونے کی وجہ سے اکثر دارالعلوم کے پروگراموں میں حاضری کی سعادت نصیب ہوتی رہتی ہے، مولانا عبدالحق کے شاگردوں دارالعلوم سے فیض یافتہ حضرات میں محدثین ،مفسرین مدرسین مبلغین،مفتیاں،مجاہدین، او رشیوخ طریقت کی ایک طویل فہرست ہے ان شاگردوں میں بندہ کے مشفق استاد اپنے شیخ واسلاف کے علم وتقویٰ تواضع وانکساری واخلاص میں انکے نمونہ ایک محدث مفسر خطیب ادیب اور ایک فصیح وبلیغ قابل مدرس شیخ الحدیث والتفسیر ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کا اسم گرامی سرفہرست ہے فراغت کے بعد آپ نے دارالعلوم میں تدریس کا آغاز فرمایا ۱۹۵۹،۶۰ء میں بندہ وشیخ الحدیث حضرت مولانا انوارالحق صاحب دامت برکاتہم نے آپ سے نفحۃ العرب،اصول الشاشی،شرح وقایہ اور کافیہ پڑھا تھا آپکو تعلیم کے زمانہ سے عربیت پر عبور حاصل تھا ادیب ہونے کے ساتھ بہترین خوش نویس بھی تھے اسلئے فراغت کے بعد دفتر میں اردو عربی خطوط کے جوابات اردو وعربی میں تحریر فرماتے اور شیخ الحدیثؒ کی عرب مہمانوں کی ترجمانی بھی فرماتے آپکے والد بزرگوار سادہ مزاج ایک نیک وصالح بزرگ تھے دارالعلوم تشریف لایا کرتے تھے ایک مسجد کی امامت بھی فرماتے اسکے قریب آپکی ذاتی زمین تھی استاد محترم خود زمینداری بھی کرتے بعض دفعہ مدرسہ کو تشریف لاتے تو زمینداری کا لباس اور آلات...... وغیرہ ساتھ ہوتے۔

وکیل احناف

پھر آپ مدینہ یونیورسٹی تشریف لے گئے وہاں آپ نے کلیات الشرعیۃ کے بعد پی ایچ ڈی کی، حسن بصریؒ کے تفسیر اقوال جمع کرنا آپکا مقالہ تھا اور بفضل اللہ سب سے زیادہ جمع فرماکر جامعہ میں اول پوزیشن حاصل کی آپ کتاب پر عبور رکھنے والے مدرس تھے، اسلئے دوران سبق اگر کوئی استاد حنفیت پر رد کرتا تو اسکے ساتھ مدلل انداز میں بحث فرماتے آپکی وجہ سے جامعہ میں اساتذہ وطلباء میں حنفیت کا نام روشن تھا اور آپ مشارالیہ تھے۔

راقم الحروف پر شفقتیں

آپ بندہ کے مشفق استاد تھے اسلئے 81-74-1973ء میں تین حج کے اسفار میں مدینہ کے قیام میں بندہ آپکی صحبتوں وشفقتوں سے خوب مستفید رہا ان مجالس کی کارگذاری بڑی طویل ہے۔

حاضر جوابی کا ایک دلچسپ واقعہ

ایک دن فرمایا آج دوران سبق ایک استاد نے حنفیت کے بارے میں فرمایا کہ حنفی قعدہ صلوٰۃ میں انگلی سے اشارہ کرتے وقت پہلے رفع کرتے ہیں پھر وضع کرتے ہیں تو رفع توحید اور وضع شرک ہے فرمایا کہ میں نے استاد سے عرض کی کہ اگر رفع توحید ہے اور وضع شرک ہے تو پھر ساری نماز شرک سے بھری ہوئی ہے قیام توحید پھر رکوع شرک پھر قیام توحید سجدہ میں وضع شرک پھر سجدہ سے قیام توحید پھر سجدہ میں وضع شرک، تو استاد لاجواب ہوگئے۔

مولانا غلام اللہ خانؒ اور شیخ عطیہ سالم

الشیخ عبداللہ بن عبدالعزیز بن باز مادر زاد نابینا اور شیخ عطیہ سالمؒ (مدینہ کے قاضی) وغیرہ آپکے استاد تھے دونوں حضرات سے بندہ بھی مستفید ہوا ہے استاد محترم نے ایک مجلس میں فرمایا کہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ مدینہ تشریف لائے تو میں نے انکی شیخ عطیہ سالمؒ سے ملاقات کروائی شیخ عطیہ نے شیخ القرآن کو فرمایا میں اپنے استاد علامہ شنقیطیؒ کی نامکمل تفسیر کو مکمل کر رہا ہوں تو شیخ القرآنؒ نے فرمایا میں بھی تفسیر لکھ رہا ہوں تو شیخ عطیہ نے فرمایا تفسیر مکمل ہوئی تو مجھے بھیجنا جب مکمل ہوئی تو استاد محترم نے شیخ عطیہ کو پہنچائی شیخ نے فرمایا کہ شیخ القرآن نے تفسیر کا اختتام کن کلمات پر کیا ہے تو حضرت استاد محترم نے آخری لکھا ہوا شعر سنایا:

اول وآخر قرآن زچہ باآمد وسین
یعنی اندر دو جہاں رہبر ما قرآن بس

استاد محترم نے عربی میں ترجمہ فرمایا تو شیخ عطیہ نے فرمایا کہ بس کا کیا معنیٰ ہے استاد نے فرمایا یکفی، شیخ عطیہ نے فرمایا بس عربی کلمہ نہیں ہے استاد نے فرمایا عربی کلمہ ہے دو دفعہ تکرار ہوا تو شیخ نے غصہ میں آکر لغت کی کتاب المنجد المارى سے نکالی تو اسمیں لکھا ہوا تھا البس بمعنیٰ یکفی شیخ عطیہ اس عجمی شاگرد کی عربی دانی پر بڑے خوش ہوئے اور انکی بڑی قدر فرماتے۔

عبداللہ درخواستی کی حرم میں آمد

عبداللہ درخواستیؒ کے آپ خصوصی شاگرد تھے آپکو کبھی شیر علی اور کبھی دیوانہ کہتے تھے 1973ء میں بندہ سفر حج پر مدینہ پہنچا حضرت درخواستی بھی مدینہ منورہ پہنچ گئے بندہ اس مجلس میں موجود تھا جب استاد محترم نے

حضرت درخواستی کو عرض کی کہ یہاں جامعہ میں احناف کے بارے میں یہ تاثیر پھیلایا گیا ہے کہ احناف میں شرک ہے اس لیے میں آپکو جامعہ لے جاتا ہوں وہاں بیان فرمائیں تاکہ ہم انکو دکھائیں کہ ہمارے اکابر دیوبند حنفی کس قدر موحد اور متبع سنت ہیں مگر حضرت نے فرمایا شیر علی میں نے عرب کا نقشہ ملتزم میں دیکھ لیا ہے مجھے پتہ ہے کہ کیا ہو رہا ہے میں یہاں مسجد میں بیان کرونگا انکو یہاں بلاؤ پھر حضرت نے آٹھ دن مسلسل مغرب وعشاء کے درمیان بیان فرمایا استاد محترم نے ایک رات بندہ کی رہائش میں قیام فرمایا کہ وہ بیانات مرتب فرما کر بندہ کو الحق میں شائع کرنے کیلئے دے دئے، تاکہ پاکستان واپسی پر دارالعلوم پہنچا دوں حضرت درخواستی کے ملفوظات جو بندہ مرتب کر رہا ہے ان میں آٹھ دن کی کارگزاری لکھ دی ہے ایک دفعہ بندہ کو سنایا کہ حضرت درخواستی بیمار تھے میں خانپور گیا ملاقات بند تھی مگر جب انکو میرا علم ہوا تو فرمایا کہ اس دیوانے کو آنے دو حاضر ہوا تو فرمایا او دیوانے مجھے اشعار سناؤ میں نے عربی اشعار حضرت کو سنائے، استاد محترم شیر علی شاہؒ نے اپنے شیخ کی اقتداء میں پوری زندگی مجاہدین کی سرپرستی فرمائی، رمضان شریف میں جب آپ نے دارالعلوم میں دورۂ تفسیر شروع فرمایا تو کراچی سے لیکر پشاور تک ہزاروں علماء ومدرسین شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے شیخ کی قبر کو منور فرمائے اور جوار قرب ورضاء میں جگہ عطاء فرمائے آمین۔

جامعہ حقانیہ کے جید علمأ کرام مفتیان عظام کی نصف صدی کی کاوشوں کا شاہکار

فتاوٰی حقانیہ

(تین ہزار چھ سو صفحات چھ جلدوں میں)

فتاویٰ اور فقہ کی دنیا میں ایک مبارک اور دلاویز اضافہ یعنی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فتاویٰ جو کہ ہزاروں مسائل، فقہی جزئیات، علمی تحقیقات اور دیگر بے شمار خصائص ونوادرات پر مشتمل ہے گزشتہ سال محرم الحرام میں منظر عام پر آیا، اللہ تعالیٰ نے اسکو اتنی شرف قبولیت نواز کہ پہلا اور دوسرا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ ۷۔۸ ماہ میں کی قلیل مدت میں ختم ہو چکا ہے اب

الحمدللہ پندرھواں ایڈیشن بیروت سٹائل میں شائع ہو چکا ہے

اسلئے تمام حضرات کو اطلاع ہے کہ پہلے آیئے پہلے پایئے کے اصول پر عمل کر کے جامعہ دارالعلوم حقانیہ یا قریب کتب خانہ سے طلب کریں، کہیں یہ ایڈیشن بھی ہاتھ سے جانے نہ پائے

مدارس عربیہ طلباء، علماء کیلئے خصوصی رعایت